بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۴ | ۱۵ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ھش | ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ | ۱۵ مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۱۲


51

## مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۴ ماہ ہجرت۔ آج سات بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج حضور معہ خدام سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

قادیان ۱۴ ماہ ہجرت حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی طبیعت ابھی ویسی ہی ہے۔ فالج کے حملہ کا زبان پر بھی اثر ہے۔ بڑی مشکل اور کوشش سے الفاظ ادا کر سکتے ہیں۔ احباب انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم مولوی محمد ابراہیم بقاپوری کو مانسہ منڈی وتلونڈی وغیرہ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔



## نہایت الحاح سے دعائیں کرنے کے ایام

(اذ ایڈیٹر)

حال ہی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جماعت کو توجہ دلا چکے ہیں کہ چونکہ ملکی اور غیر ملکی معاملات کی کچھ ایسی کھچڑی پک رہی ہے کہ فتنہ و فساد اور تباہی و بربادی کی بو نکل نکل کر پھیلتی جا رہی ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو خدا تعالےٰ کے حضور گڑ گڑا گڑ گڑا کر دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ ہمیں بھی اور دوسرے وطنی بھائیوں کو بھی محض اپنے فضل سے محفوظ رکھے۔ اور ایسے سامان کر دے۔ کہ فسادات کی آندھیاں ٹل جائیں اور ملک میں خوشگوار ہوا چلنے لگے

اگرچہ یہ ارشاد فرمائے چند ہی روز ہوئے ہیں۔ مگر اس عرصہ میں حالات پہلے سے بھی زیادہ ناخوشگوار اور خطرناک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ شملہ میں مسلم لیگ۔ کانگرس اور وزارتی وفد کی جو کانفرنس ہو رہی تھی اور جس کی کامیابی پر ہندوستان کے امن اور ترقی کا بہت کچھ انحصار تھا۔ افسوس کہ ناکام ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ خواہ کچھ ہوں۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ اس کی کامیابی کے ساتھ ہندو مسلم اتحاد اور ہندوستان کی آزادی کی جو توقعات وابستہ کی گئی تھیں۔ وہ پوری نہیں ہو سکیں۔ اور ظاہر ہے کہ صلح و اتحاد کی جدوجہد میں ناکامی اور آزادی کی توقعات کے متعلق مایوسی حالات کو پہلے سے زیادہ بدتر اور خطرناک بنا دیتی ہے۔ اگرچہ کانفرنس کی ناکامی کا اعلان کرتے ہوئے وزارتی وفد نے کہا ہے کہ کانفرنس کے ختم ہو جانے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جو فرض ملک معظم کی حکومت اور اہل برطانیہ نے ان کے سپرد کیا ہے وہ بھی ختم ہو گیا ہے۔ اب بھی اس کی ادائیگی کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن جب صورت حالات یہ ہو کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے سیاسی نمائندوں نے جو نقطہ ہائے نظر پیش کئے ہوں ان پر غور کرنے کے بعد کانفرنس اس نتیجہ پر پہنچی ہو۔ کہ مزید مباحث سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ کانفرنس کو ختم کر دیا جائے۔ تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں کے سیاسی اختلافات آخری وقت تک جوں کے توں قائم ہیں۔ اور وہ اتنے سخت ہیں۔ کہ ہندو مسلم لیڈر ان پر ہندوستان کی آزادی کو قربان کر دینا کوئی بڑی بات نہیں سمجھتے۔ جب ہندوستان کی سب سے بڑی اقوام کی حالت یہ ہو۔ اور ان کی کشمکش اور نااتفاقی اس حد تک بڑھی ہوئی ہو کہ ملک کی آزادی بھی اسے دور نہ سہی کم بھی نہ کر سکے۔ اور وہ غلامی کی زندگی کو ترک نہ کرنا چاہیں۔ تو کس طرح ہندوستان میں امن اور خوشحالی قائم ہو سکتی ہے۔ اور کس طرح آئے دن کے لڑائی جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔

غرض ملکی حالات ابھی تک نہایت تشویش انگیز ہیں بلکہ یہ تشویش روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اسلئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت تمام جماعت کو ان دنوں خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدا تعالےٰ ہندوستان کو ہر قسم کے فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے۔ اور اگر اس کی یہ تقدیر مبرم ہو۔ تو جماعت احمدیہ کو جسے ان جھگڑوں سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ اور جو ہر ایک کی خیر خواہ اور خدمتگزار ہے۔ اور جو دنیا کی حکومتوں کو بے حقیقت سمجھتی ہوئی آسمانی حکومت کی بنیادیں قائم کرنا اپنی زندگی کا مقصد قرار دے چکی ہے۔ اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے۔ تا وہ اس کی مخلوق کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکے۔

اسی طرح فلسطین کے حالات بھی روز بروز بگڑتے جا رہے ہیں۔ یہودی اپنی مرضی کے خلاف ایک لفظ سننے کے لئے تیار نہیں۔ ادھر عرب بھی شہر کی بازی لگا چکے ہیں۔ مصر اور ہندوستان میں بھی بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔ اور موقعہ دیکھ کر روس نے کھلم کھلا اعلان کر دیا ہے کہ وہ عربی ممالک کی پوری مدد کریگا۔ اور فلسطین کے معاملہ کو مجلس اقوام میں پیش کریگا۔ یہ بیرونی خطرہ بھی کوئی کم بھیانک نہیں۔ اس سلسلہ میں بھی حضور نے دعا کرنے کا جو ارشاد فرمایا ہے۔ اسے بھی ان دنوں خاص طور پر پیش نظر رکھا جائے

## تمباکو نوشی ——— اور ——— حضرت مسیح موعود کا فتوےٰ

بار بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ خدام شارع عام جگہوں پر سگرٹ نوشی نہ کریں۔ اور قادیان کی مقدس بستی کے احترام کے پیش نظر اس سے پرہیز کریں لیکن اکثر خدام کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر یہ چیز حرام ہے تو کیوں نہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اسکو حکماً بند کرا دیتے۔ انکی تسلی کے لئے اور انکے اس اعتراض کے جواب میں حضرت مسیح موعود کا فتوےٰ شائع کیا جا رہا ہے۔ امید ہے خدام اس سے فائدہ اٹھائینگے! اور تمباکو نوشی کی بُری عادت کو چھوڑنے کی کوشش کرینگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا تمباکو پینے اور کھانے کی نسبت بعض دریافت کرتے ہیں کہ یہ حرام ہے یا مکروہ یا جائز۔ سو ہماری جماعت کے لوگوں کو معلوم رہے کہ ہر ایک لغو چیز سے حتی الامکان بچنا اور پرہیز کرنا لازم ہے۔ ہم کوئی نئی شریعت نکالنا نہیں چاہتے جو کسی چیز کی حلت و حرمت کا فتوےٰ بغیر دلائل شرعیہ اپنی طرف سے دیں۔ یہ تو ان دابۃ الارض مولویوں کا کام ہے کہ اپنی طرف سے نئی شریعت ایجاد کرتے ہیں۔ اور خدا اور رسول کے احکام کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اور ہم پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ گویا ہم مدعی نبوت ہیں۔ وہ ذرا سوچیں تو معلوم ہو کہ مدعی نبوت و رسالت کون ہے جو ہم یا وہ جس چیز کی حلت و حرمت کا ذکر شریعت میں نہ ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک بات ثابت نہ ہو تو ہم خواہ مخواہ


ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

# ہندوستانی کرکٹ ٹیم احمدیہ مشن لنڈن میں

لنڈن ۱۲؍ ماہ ہجرت۔ مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ آج ہندوستانی کرکٹ ٹیم کی آمد پر اس کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ان ۸۰ معزز مہمانوں میں جو یہاں تشریف لائے۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ کرنل ڈگلس۔ الڈرین اور پروفیسر دھر اور کیپٹن ممتاز احمد بخاری بھی شامل تھے۔ میں نے ان کے اعزاز میں جو ایڈریس پڑھا۔ اس کے بعد پانچ مختلف زبانوں میں ایڈریس پڑھے گئے۔ جن میں کرکٹ ٹیم کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا۔ نیز ہندوستان کی سیاسی حالت اور مسجد احمدیہ لنڈن کا بھی مختصر تذکرہ تھا۔

نواب آف پٹودی کیپٹن کرکٹ ٹیم نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس خوبصورت مسجد کی شیریں یاد ہمیشہ ہمارے دلوں میں تازہ رہے گی۔

میئر صاحب وانڈز ورتھ جو صدارتی فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ اس تقریب سے بہت متاثر ہوئے۔ اور انہوں نے اہالیان شہر کی طرف سے ان کا خیر مقدم کیا۔ تمام احباب کو کتب سلسلہ ہدیۃً دی گئیں۔

## جماعت کے مولوی فاضل اصحاب کے نام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

سلسلہ احمدیہ کی فوری تبلیغی ضروریات کے لئے ہمارے مقدس امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مزید چند ایسے مولوی فاضلوں کی ضرورت ہے۔ جو جامعہ احمدیہ میں تقریباً ڈیڑھ سال تعلیم حاصل کرکے باقاعدہ مبلغ بن سکیں۔ چند درخواستیں قبل ازیں آئی تھیں جن میں سے امیدوار منتخب کئے جا چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے پھر ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ ضرورت زیادہ ہے۔ اس لئے پھر اعلان کیا جائے۔ کہ جہاں کہیں احمدی مولوی فاضل ہوں۔ وہ اپنے آپ کو اس جہاد کے لئے پیش کریں۔ ان میں سے جو موزوں ہوں گے۔ انہیں منتخب کر لیا جائے گا۔ بھائیو! مولوی فاضل پاس کرکے اور اس مطالبہ کے باوجود خدمت دین کے لئے آگے نہ بڑھنا بہت کم ہمتی ہے۔ یقین کیجئے کہ خدا کے دین کے مخلص خادم کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ آپ اپنے آپ کو فوراً پیش فرمائیں۔ اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا۔ تو زہے قسمت۔ اور اگر آپ کے حالات ایسے ہوئے۔ کہ آپ انتخاب میں نہ آسکے۔ تو آپ کو نیک نیتی کا ثواب ضرور مل جائے گا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے مولوی فاضل اصحاب سے درخواست ہے۔ کہ اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے بہت جلد اپنی درخواستیں میرے نام ارسال فرماویں۔ جن میں اپنے کوائف (مثلاً (۱) کب امتحان پاس کیا تھا۔ (۲) عمر کتنی ہے (۳) اس وقت کیا کام کر رہے ہیں اور کتنی آمدنی ہے) بھی درج فرمائیں (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

## دردمندانہ درخواست دعا

بسلسلہ گذشتہ درخواست دعا عرض ہے۔ کہ عزیزی حمید الدین ابن جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر کو بروز سہ شنبہ بغرض اپریشن چشم بمبئی لیجایا جا رہا ہے۔ تمام جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ پاک اپنے خاص فضل سے اپریشن کامیاب فرمائے۔ اور عزیز کو بینائی کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔ اور اللہ پاک اپنے اس خادم دین کو دین دنیا کی نعمتوں سے مالامال کرے۔ آمین۔ خاکسار بیگم عبداللہ الہ دین سکندر آباد

## دوسرا اجتماعی وقار عمل

برسڑک مسجد فضل بجانب باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۷؍ مئی ۱۹۴۶ء بروز جمعۃ المبارک بوقت سوا چھ بجے صبح شروع کر دیا جائیگا۔ اول و دوم رہنے والی مجالس کو مناسب انعام دیا جائیگا۔ نیز وقت کی پابندی۔ خدام کی حاضری اور کام کے علیحدہ علیحدہ نمبر رکھے گئے ہیں۔ امید ہے کہ تمام خدام وقت پر شامل اجتماع ہوں گے۔ انصار حضرات کی خدمت میں بھی شمولیت کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔ (خاکسار نائب ناظم وقار عمل)

# فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا ذکر روزنامہ سٹیٹسمین میں

## مذہب و سائنس کو متحد کرنے کا کامیاب مظاہرہ

۱۹؍ اپریل کی شام کو ڈاکٹر سر شانتی سروپ بھٹناگر او۔ بی۔ ای۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ایف۔ آر۔ ایس نے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح فرمایا تھا۔ اس کا ذکر ڈیلی سٹیٹسمین نے ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"قادیان میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح اسکی مقامی اہمیت سے بہت زیادہ بیرونجات پر اثر انداز ہے۔ جماعت احمدیہ کا یہ اقدام مذہب و سائنس کو متحد کرنے کی کوشش کا کامیاب مظاہرہ ہے۔ احمدی بے شک تعداد میں تھوڑے ہیں۔ لیکن جماعتی لحاظ سے اس طرح منظم ہیں کہ بہت سے شعبہ ہائے زندگی میں وہ بڑی تیز رفتاری سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہو رہے ہیں۔ قادیان کے احمدیوں میں صنعت و حرفت کی رغبت و ترویج کے لئے انہوں نے بہت کوشش کی ہے۔ اور بہت سی مفید باتوں میں وہ دوسروں سے پیش پیش ہیں۔ اور ان کا یہ تازہ شاہکار اسی ترقی کی روح کا آئینہ دار ہے۔

ریسرچ کا آغاز اڑھائی لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے کیا گیا ہے۔ جس کی منظوری جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے دی ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ میں مادہ کی طبعی خاصیات۔ بائیو کیمسٹری۔ تیلوں۔ چربیوں کاربوہائیڈریٹس اور کھانے پینے کی چیزوں اور ایسی ہی بعض دوسری چیزوں کی خاصیات کی تحقیق کی جائے گی۔ اسی مقصد کے پیش نظر عنقریب دو طالب علم کیمیکل انجینئرنگ اور پلاسٹک کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے امریکہ بھیجے جا رہے ہیں۔

سر شانتی سروپ بھٹناگر نے اس انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح کرتے ہوئے "سائنس اور مذہب" کے موضوع پر مبسوط تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ آج کا سر پھرا سائنسدان پہلے کی طرح کا ملحد اور فریب خوردہ سائنسدان نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے فزیکس میٹا فزیکس میں مدغم ہو رہی ہے۔ اس کا یہ عجیب غرور اس حد تک خاک میں مل چکا ہے۔ کہ اب وہ اس امر کا مدعی نہیں کہ وہ ان تمام چیزوں کی ماہیت معلوم کر سکتا ہے۔ جن کو دیکھتا ہے۔" نام۔ ا

## شکریہ

میرے بہت سے عزیزوں اور دوستوں نے میرے ساتھ ہمدردی فرما کر میرے بیٹے سعید احمد خاں کے انتقال پر خطوط اور ٹیلیگرام ارسال فرمائے ہیں۔ ان کی ہمدردی کا میں دل سے ممنون ہوں۔ میں فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور مجھے اور متعلقین کو صبر کی طاقت دے۔ آمین۔ خاکسار کرنل اوصاف علی خاں سی۔ آئی۔ ای۔ دریا گنج دہلی۔

## موضع بگول میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۰؍ مئی ۱۹۴۶ء موضع بگول میں تبلیغی جلسہ قرار پایا ہے۔ جس میں مرکز سے مبلغین شمولیت کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ جملہ جماعتوں کے احباب کو چاہیئے۔ کہ خود بھی کثرت سے شامل جلسہ ہوں اور غیر احمدی رشتہ داروں کو بھی جلسہ میں شمولیت کی تحریک کریں۔ جلسہ صبح دس بجے سے پانچ بجے شام تک ہوگا۔ موضع بگول قادیان کے جانب مشرق تقریباً پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ (انچارج مقامی تبلیغ)

# دنیائے مستقبل کا رہنما کون ہوگا

## قلبی مسرّت مذہبی عقیدہ اور روحانی یقین سے وابستہ ہے

الفضل کے خاص نامہ نگار مکرم خلیل احمد صاحب ناصر مقیم شکاگو کے قلم سے

(۱)

دنیائے مستقبل کی رہنمائی کون کرے گا؟ یہ ایک دلچسپ سوال ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ ایک احمدی کے لئے تو اس کا جواب نہایت آسان ہے۔ کیونکہ اس نے خدائے قدوس کی نصرتوں کو روز روشن کی طرح مشاہدہ کیا ہے ایک سچا احمدی علےٰ وجہ البصیرت یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی روحانی عالمگیر بادشاہت کے قیام کی ذمہ داری اسے سونپی گئی ہے۔ نئے نظام۔ نئی زمین اور نئے آسمان کی تعمیر کے لئے خدا تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو چن لیا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ یہ مقصد عظیم حاصل ہو کر رہے گا۔ کیونکہ خدائی تقدیر نے احمدیت کے ساتھ اسے وابستہ کیا ہے۔ مگر مادی دنیا کے لئے اس کا جواب نہایت مشکل ہے۔ بڑی بڑی حکومتوں کو اگر ایک طرف اپنی طاقت، اپنی قوت عظیمہ، اپنے غیر معمولی ذرائع، اپنے وسیع نظام ہائے حکومت اور اپنی تہذیب و تمدن پر ناز ہے۔ تو دوسری طرف انہیں اپنے بھیانک نقائص اور تاریک عیوب بھی نظر آتے ہیں۔ اگر وہ اپنی برتری اور فوقیت پر غرہ کرتے ہیں تو ان میں سے بعض غور کرنے والے ان گندے داغوں کو بھی دیکھتے ہیں۔ جن سے ان بڑی بڑی طاقتوں نے انسانیت کے دامن کو آلودہ کر رکھا ہے۔ اس لئے اپنے علوم و فنون پر نازاں ہونے کے باوجود اس سوال کا جواب دینے میں گھبرا جاتے ہیں کہ مستقبل قریب میں دنیا کی رہبری کس کے ہاتھ میں ہوگی۔

(۲)

حال ہی میں کینیڈا کے مشہور میگزین میکلینز (Macleans) نے اس مسئلہ پر تبصرہ کیا ہے۔ کیا امریکہ دنیا کی راہ نمائی کے قابل ہے؟ یہ میگزین اپنی یکم مارچ ۱۹۴۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ "وہ تہذیب جو یونان میں پیدا ہوئی جو روم میں چمکتی رہی۔ جو قرون وسطےٰ میں نیم جان ہو کر انگلستان کے ذریعے زندہ ہوئی۔ اب اس تہذیب کی شمع امریکنوں کے ہاتھ میں ہے امریکن اس سے قبل واشنگٹن اور لنکن کے زمانوں میں اس کے قیام کا ثبوت دے چکے ہیں۔ اب کیا یہ تیسرے چیلنج میں بھی کامیاب ہوں گے؟" امریکہ کی اس تعریف کے بعد میگزین مذکور دنیا کی موجودہ حالت کی طرف توجہ دلاتا ہے جو اس وقت ایک اخلاقی رہبر کی محتاج ہے؟ اور اس کے بعد لکھتا ہے" امریکن نظام حکومت کی بنیاد انسانی جان کی حفاظت، آزادی اور سکھ کے حصول پر رکھی گئی تھی مگر افسوس کہ خود امریکہ اس بنیادی اصل یعنی سکھ کے حصول کو کھو چکا ہے"۔ مزید لکھتا ہے "امریکنوں کے پاس ایک وسیع برّاعظم کا نصف حصہ ہے۔ جس میں ہر قسم کے ذرائع اور ذخائر بافراط موجود ہیں۔ امریکنوں نے ان ذخائر کو اپنی قوت ایجاد کے ساتھ مفید اشیاء میں تبدیل کر دیا ہے۔ جس کے نتیجے میں ایک اعلیٰ معیار زندگی قائم کر دیا گیا ہے۔ مگر کیا رہائش کا یہ اعلیٰ ترین معیار امریکنوں کے لئے سکھ اور امن کے قیام کا باعث ہو سکا ہے؟"

(۳)

میکلینز کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ "دنیا کی بہت سی غریب قومیں اس متمول قوم سے بدرجہا زیادہ مسرت کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ امریکہ اس سکھ کو حاصل نہیں کر سکا۔ امریکن زندگی کے تمام پہلوؤں امریکہ کے لٹریچر۔ یہاں کے جرائم کی کثرت طلاق کے اعداد و شمار کی زیادتی۔ زندگی کی حقیقتوں سے فرار کے لئے لھو و لعب میں مشغولیت اور اس کی بے چینی۔ بے سکونی اور بے اطمینانی پر نظر ڈالنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ امریکہ سکھ کے حصول میں کامیاب نہیں ہو سکا"۔

ایسا کیوں ہے؟ اس کا جواب بھی رسالہ میکلینز سے ہی سنیئے۔

"اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مرکزی خیال جس نے امریکنوں کو ایک قوم بنا دیا تھا یعنی گہرا مذہبی عقیدہ، اور روحانی یقین اب مردہ ہو گیا ہے۔ روح و قلب کی مسرت کے حصول کی بجائے امریکن اب سطحی شہرت، اور عیش و عشرت میں پڑ گئے ہیں۔...... اب امریکہ کا ہر سیاسی گروہ اور ہر کامیاب سیاستدان یہ سمجھتا ہے کہ وہ انسانی زندگی کی مشکلات کو زیادہ ایجادوں اور زیادہ سامان کی تیاری سے حل کر دینگے اب امریکہ کی کامیابی کا اندازہ امریکہ کی قومی آمدنی کے اعداد و شمار سے کیا جاتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک نہایت ہی غلط میزان ہے۔ جس سے صحیح جانچ ہو ہی نہیں سکتی"۔

(۴)

امریکہ میں تلاش صداقت کے کیا معنی ہیں؟ میگزین مذکورہ کہتا ہے۔ کہ "امریکن اس کو اتنی ہی اہمیت دیتے ہیں۔ جتنی کہ ایک نئی وضع کے نہانے کے ٹب کی خرید کو امریکہ میں جس معبود کی پرستش ہوتی ہے وہ ہالی وڈ میں تخلیق کیا جاتا ہے"۔ ہالی وڈ امریکہ کی وہ جگہ ہے۔ جہاں دنیا بھر میں سب سے زیادہ فلمیں بنتی ہیں۔ اور جہاں زیادہ تر ایکٹر اور ایکٹرسیں بستی ہیں۔ میکلینز کہتا ہے۔ کیا یہی وہ فلاسفی ہے۔ کیا یہی وہ اصول زندگی ہیں؟ جنہیں امریکہ دنیا کے سامنے رکھنا چاہتا ہے۔ کیا امریکن زندگی کا منتہا صرف مشینیں ہی ہیں۔ جو بیرونی دنیا کو بھیجی جا رہی ہیں؟ بے شک دنیا اس وقت ان چیزوں کی بھوکی ہے۔ مگر کیا اس سے قلبی مسرت اور روحانی سکھ بھی حاصل ہو سکتا ہے؟ نہیں۔ کیونکہ ہمیں دنیا کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ جوں جوں اس پر تکلف زندگی نے ترقی کی ہے۔ زندگی کی بے چینی اور بے امنی بڑھتی ہی گئی ہے"۔

— ۵ —

مادی طاقتوں میں نازی ازم۔ فاشزم اور جاپان نے کرۂ ارض کی باگ ڈور کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی دوڑ دھوپ کی تھی۔ مگر عرصۂ قلیل میں یہ سب زاویہ ہائے خیال اپنی موت مر گئے۔ فاتح قومیں زمام حکومت عالم کے سنبھالنے کے دلکش خیال سے مسحور تو ہوئی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اس ذمہ داری کے لئے وہ بھی اپنے پاس اس مرکزی نقطہ اور اس بنیادی اصل کا فقدان پاتی ہیں جس پر دنیا کے امن کے پائیدار قیام کا انحصار ہے۔ اور وہ ہے۔ روحانی یقین و ایمان "، جو دنیا کی تشنگی اور بے چینی و بے تابی کو دور کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ حکومتیں سائنس مادی علوم و فنون، اور موجودہ تہذیب و تمدن اس روحانی غذا کے دینے سے عاجز ہیں۔ مگر مذہبی دنیا میں بھی حال دیسا ہی بدتر ہے۔ کامل روحانی یقین اور زندہ ایمان تو وہی مذہب دے سکتا ہے۔ جو زندہ خدا پیش کرتا ہو۔ ہندوازم کا پیش کردہ خدا ہزاروں سال پہلے ویدوں کے نزول کے بعد مر چکا۔ عیسویت کا معبود اپنے پیروؤں کو ایک ذرا بھر ایمان" دینے کے بھی قابل نہیں رہا یہودی ایک مایوس اور نیم مردہ قوم کی طرح اس ایلیاہ کا موہوم انتظار کر رہے ہیں۔ جو اپنے وقت پر پہچانا نہ گیا سچا روحانی یقین، اور حقیقی زندہ ایمان صرف اسلام کے خدا کے ساتھ ہی ممکن ہے۔ جسے احمدیت پیش کرتی ہے اور جو آج بھی اپنے پیاروں کے ساتھ کلام کر کے اپنے وجود کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ دنیا کے آئندہ رہنما وہی ہونگے۔ جو زندہ خدا، زندہ ایمان اور زندہ یقین کا سکینت بخش پیغام دینے کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں۔

---

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

# کسرِ صلیب اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از مکرم مولوی نور احمد صاحب منیر مجاہد فلسطین)

"رسالہ المائدہ لاہور" بابت ماہ جنوری ۱۹۴۶ء میں لکھا ہے۔ "برما برطانی میتھوڈسٹ مشنری سوسائٹی کو برما جانے کی اجازت مل گئی ہے؟ اس پر الفضل قادیان بے چین ہو رہا ہے۔ شاید اس لئے کہ مرزا صاحب کے دعویٰ کسرِ صلیب کی قلعی کھل رہی ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کاری ضرب عیسائیت پر لگائی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ اور سرزمین ہند ہی اس پر گواہ نہیں ہے۔ بلکہ اب تو دوسرے ممالک بھی اس کا اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے قصرِ عیسائیت میں خطرہ کی گھنٹی بجا دی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود عیسائیت کے لئے پیغام اجل ثابت ہو چکا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل عیسائی سیلاب کی طرح ہندوستان میں پھیل رہے تھے۔ پادری جگہ بجگہ بازاروں اور کوچوں میں کھڑے ہو کر حضرت مسیح کی الوہیت اور کفارہ پر لیکچر دیا کرتے تھے۔ اور بعض سادہ لوح مسلمان ان کے جال میں پھنس جاتے تھے۔ عیسائیوں نے بعض قرآن کریم کی آیات کے غلط معنے کر کے مسلمانوں پر یہ ثابت کرنا چاہا۔ کہ یسوع مسیح خدا ہیں کیونکہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور ہمارے گناہوں کے کفارہ کی وجہ سے صلیب پر چڑھ گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر کارناموں میں سے ایک کسرِ صلیب بھی ہے۔ آپؑ نے اس سلسلہ میں عیسائیوں کے طرز استدلال و استنباط اور ان کے دلائل کا بودا پن ثابت کیا۔ اس کا انکشاف آپ سے قبل کسی نے نہیں کیا۔ اور آنے والے مسیح کی علامات میں سے ایک یہ بھی علامت تھی۔ کہ یکسر الصلیب یعنی وہ کسرِ صلیب کرے گا۔ اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسرِ صلیب کی یا نہ۔ اور "المائدہ" کا یہ مختصر نوٹ کہاں تک درست ہے۔

ہم عیسائی کیمپ سے ہی شہادت اس امر کی پیش کریں گے کہ جو وزنی دلائل کسرِ صلیب کے حق میں احمدیوں کے پاس ہیں وہ اور کسی کے پاس نہیں ہیں۔ لیکن اس سے پہلے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک چیلنج دنیائے عیسائیت کے نام تحریر کرتے ہیں

## ھل من مبارز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بکرات و مرات عیسائیوں کو مقابلہ کے لئے بلایا اور چیلنج پر چیلنج دیئے مگر عیسائیت کے دلدادگان نے اس چیلنج کو منظور نہ کیا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے۔ کہ میں اس میں سچا ہوں۔ اور تجربہ اور نشانات کی ایک کثیر تعداد نے میری سچائی کو روشن کر دیا ہے۔ کہ اگر یسوع مسیح ہی زندہ خدا ہے۔ اور وہ اپنے صلیب برداروں کی نجات کا باعث ہوا ہے۔ اور ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ باوجودیکہ اس کی دعا خود قبول نہیں ہوئی۔ **تو کسی پادری یا راہب کو میرے مقابل** پر پیش کرو۔ کہ وہ یسوع مسیح سے مدد اور توفیق پا کر کوئی خارق عادت نشان دکھائے۔ میں اب میدان میں کھڑا ہوں اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ میں اپنے خدا کو دیکھتا ہوں۔ وہ ہر وقت میرے سامنے اور میرے ساتھ ہے۔ میں پکار کر کہتا ہوں۔ کہ مسیح کو مجھ پر زیادت نہیں۔ کیونکہ میں نور محمدی کا قائم مقام ہوں۔ جو ہمیشہ اپنی روشنی سے زندگی کے نشان کو قائم کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کس چیز کی ضرورت ہو سکتی ہے تسلی پانے کے لئے اور زندہ خدا کو دیکھنے کے لئے ہمیشہ روح میں ایک تڑپ اور پیاس ہے۔ اور اس کی تسلی آسمانی تائیدوں اور نشانوں کے بغیر ممکن نہیں۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ عیسائیوں میں یہ نور اور زندگی نہیں ہے۔ بلکہ یہ حق اور زندگی میرے پاس ہے۔ میں چھبیس برس سے اشتہار دے رہا ہوں۔ اور تعجب کی بات ہے۔ کہ کوئی عیسائی پادری مقابلہ پر نہیں آتا۔ اگر ان کے پاس نشانات ہیں۔ تو وہ کیوں انجیل کو جلال کے لئے پیش نہیں کرتے۔" (الحکم ۷ فروری ۱۹۰۲ء)

## کیا کوئی مقابلہ پر آیا؟

مذکورہ بالا چیلنج جس زور اور تحدی کے ساتھ دیا گیا ہے۔ وہ ایک ایک لفظ سے ظاہر ہے اور اس قسم کے اور چیلنج حضور نے متواتر دیئے مگر مقابلہ پر کوئی نہ آیا۔ پھر آپ نے اس قسم کا لٹریچر شائع کیا۔ جس نے قصرِ عیسائیت کی بنیاد کو ہلا دیا۔ اور آج ابنائے احمدیت اس قسم کے براہین نیرہ سے مسلح ہیں۔ کہ وہ دلائل کے میدان میں ہر عیسائی پادری کو شکست فاش دے سکتے ہیں۔ مگر مشکل تو یہ ہے۔ کہ پادریوں کے احمدیوں کو دیکھتے ہی اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ گفتگو کرتے وقت سب سے پہلا سوال ان کا یہ ہوتا ہے۔ کہ کیا آپ قادیانی ہیں؟ جب جواب اثبات میں دیا جائے۔ تو مصروفیت اور مشغولیت کا عذر کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ اعلان تو مدت ہوئی وہ کر چکے ہیں۔ کہ

"ہم بارہا اس امر کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ہم کسی قادیانی کے ساتھ اسلام کے نام پر نہیں الجھ سکتے۔"

(نور افشاں ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۳ء)

یہ عیسائیوں کے ذمہ وار جریدہ کا اعلان ہے۔ جو بار بار کیا جا چکا ہے۔

## ایک معزز پادری کی شہادت

آج میں ایک اور ایسی شہادت پیش کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ وہ لوگ جو آج عیسائیوں سے ابطال الوہیت مسیح اور تردید کفارہ و کسرِ صلیب کے مضامین پر مباحثات و مناظرات کرتے ہیں۔ وہ احمدیوں کے دلائل اور افکار سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

الاستاذی المعظم مولانا شمس صاحب ۱۹۲۷ء میں دمشق (شام) میں تبلیغی اغراض کی خاطر مقیم تھے۔ ان کے اور مشہور پادری فریڈنیلسن کے درمیان ایک تحریری مناظرہ ہوا۔ جو اعجب الاعاجیب فی نفی الاناجیل لموت المسیح علی الصلیب" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اس مناظرہ کے بعد جماعت احمدیہ کی طرف سے مزید لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس لٹریچر کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بڑے بڑے پادری بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ اس قسم کے دلائل ہم نے پہلے کبھی نہیں سنے۔ چنانچہ حال ہی میں مجھے ایک کتاب "افکار مومنین فی حقائق الدین" کے مطالعہ کا اتفاق ہوا۔ یہ کتاب شیخ عبداللہ تیشاوی آف غزہ اور پادری فریڈنیلسن کے درمیان ایک تحریری مناظرہ پر مشتمل ہے۔ جو "موت المسیح وقیامتہ" کے مضمون پر ہوا۔ پادری فریڈنیلسن صاحب شیخ عبداللہ کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔

"تمہارا مجھے اس امر کی ترغیب دینا کہ میں احمدیوں سے خط و کتابت اور بحث کروں۔ میں اس کے جواب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ میں کئی برس سے احمدیہ جماعت کی کتب کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اور میں ان سے دمشق اور حیفا میں بحث بھی کر چکا ہوں۔ اور میرے گذشتہ خط میں اس بات کا ذکر کرنا کہ میں نے تمہارے افکار بعینہٖ احمدیوں جیسے افکار معلوم کئے ہیں۔ خصوصاً اس موضوع میں میرا خیال یہ ہے۔ کہ تمہارے افکار احمدیت سے ماخوذ ہیں۔ ان کے زیر اثر یہ دلائل تحریر کئے گئے ہیں۔ ......... میں نے اب تک اس قسم کے دلائل جو "مسیح کی صلیب" اور صلیب پر مسیح کی عدم موت" کے متعلق احمدیت کی تعلیم کے سوا کسی اور جگہ نہیں دیکھے۔" کتاب مذکور الجزء الثانی صفحہ ۱۲۹ و ۱۳۰۔

گویا اسی مناظرہ میں پادری نیلسن صاحب اعتراف کرتے ہیں۔ کہ احمدیت جیسے وزنی دلائل میں نے کسی اور سے نہیں سنے۔ مگر اور کہاں سے سنتے جبکہ کسرِ صلیب کرنے والے اور نصاریٰ کی مذہبی عمارت کفارہ کو باطل کرنے والے صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔

## جماعتیں سالانہ تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

سیکرٹریان تبلیغ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا سال اپریل میں ختم ہو چکا ہے۔ اور تبلیغی کارگذاری کی سالانہ رپورٹ نظارت کی طرف سے بھجوائی جائے گی۔ براہ مہربانی تمام جماعتیں اپنی اپنی تبلیغی کارگذاری کے مختصر کوائف بھیجدیں تا نظارت کی طرف سے ارسال کی

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

# ایک اہم واقعہ کی شہادت

## مبایعین اور غیر مبایعین میں اختلاف کی بنیاد کیونکر پڑی



۱۹۱۴ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہٗ فوت ہوئے۔ اور مولوی محمد علی صاحب اختلاف کی بنیاد ڈال کر قادیان سے لاہور چلے گئے۔ تو اس وقت دو باتیں انہوں نے جماعت کے سامنے پیش کیں۔ پہلی بات یہ کہ خلیفہ ایک ہو یا کئی خلفاء ہوں مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک خلیفہ ایک سے زیادہ ہونا چاہئیے تھا دوسری بات یہ تھی کہ خلیفہ یا خلفاء صدر انجمن کے ماتحت ہوں یا صدر انجمن احمدیہ کے مطاع۔ مارچ ۱۹۱۴ء سے لے کر دسمبر ۱۹۱۴ء تک انہی امور پر زیادہ اختلاف تھا۔

خواجہ کمال الدین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی وفات پر لنڈن تھے۔ اور اس اختلاف سے ابھی الگ تھے معلوم نہ تھا کہ ان کی کیا رائے ہے۔ گو بظاہر مولوی محمد علی صاحب کی پہلی مجلس شوریٰ نے جو بمقام لاہور قائم ہوئی تھی۔ ان کو لنڈن کا خلیفۃ المسیح منتخب کیا تھا۔ نومبر ۱۹۱۴ء میں خواجہ کمال الدین صاحب اور حضرت خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب ولایت سے براہ شام و حجاز حج بیت اللہ کر کے ہندوستان آ رہے تھے کہ یہ خاکسار ان کے استقبال کے لئے پشاور سے بمبئی گیا۔ بمبئی میں وارد ہونے کے بعد خواجہ صاحب اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اور خاکسار شاہجہان ہوٹل میں بمقام بمبئی ٹھہرے۔ پھر براہ کلیان بمبئی سے جی آئی پی ریلوے میں لاہور روانہ ہوئے راستہ میں اختلاف کے متعلق خواجہ صاحب نے حالات معلوم کرنے چاہے۔ خاکسار نے جو واقعات ہو چکے تھے بیان کئے۔ اس پر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے دو بڑی غلطیاں کی ہیں۔ پہلی غلطی یہ کہ ہم نے خود حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کی وفات پر حضرت نور الدین رضؓ کو خلیفہ منتخب کیا۔ اور ان کے ہاتھ پر چھوٹے بڑے سب نے بیعت کی۔ اور چھ سال تک خلیفۃ المسیح اور مطاع کہتے رہے اور بار بار تجدید بیعت کی۔ اب یہ سوال پیدا کرنا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد نہ کوئی خلافت ہے اور نہ کوئی خلیفہ ہو سکتا ہے یہ دنیا کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل اور شرمندہ کرنا ہے۔ ہم کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ نہ کوئی خلیفہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی خلافت۔ دوسری غلطی یہ کی کہ اگر وہ حضرت میاں صاحب یعنی خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لیتے تو ہم قادیان کے ساتھ وابستہ رہتے اور سلسلہ کا سیاہ و سفید ہمارے ہاتھ میں ہوتا۔ مگر مولوی صاحب نے بیعت خلافت سے انکار کر کے قادیان کو ہمیشہ کے واسطے خود بھی چھوڑا اور ہم سے بھی چھڑا دیا۔ اور اس طرح ہمیشہ کے لئے ہم قادیان سے کٹ گئے۔

جب ہم آگرہ پہنچے تو مرزا یعقوب بیگ صاحب کی تار آئی کہ خواجہ صاحب سیدھے لاہور تشریف لائیں۔ اسٹیشن پر بہت سے لوگ ان کے استقبال کے لئے موجود ہوں گے خواجہ صاحب کا اپنا ارادہ جو انہوں نے راستہ میں ظاہر کیا وہ یہ تھا کہ میں تو قادیان سے ہی لنڈن گیا تھا اور قادیان جا کر ہی پھر لاہور جاؤں گا۔ مگر اس تار سے انہوں نے یہ ارادہ بدل دیا۔ اور سیدھے لاہور آئے جب لاہور پہنچے تو خواجہ صاحب مجھے ساتھ لے کر حضرت میاں چراغ الدین صاحب کے در دولت پر گئے۔ وہاں حضرت مولوی مولوی غلام رسول صاحب راجیکی درس دے رہے تھے۔ اور احمدی احباب کثرت سے جمع تھے۔ خواجہ صاحب سب سے ملے اور ان سے درخواست کی کہ آج شام کو میں جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر اپنے کچھ خیالات کا اظہار کرونگا اس واسطے دوست ضرور شریک ہوں پھر واپس آ کر غیر مبایع دوستوں سے بھی یہی درخواست کی کہ شام کو ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر دونوں فریق جمع ہوئے اور خواجہ صاحب نے تقریر کی جس کا خلاصہ وہی دو امور تھے جو اوپر میں بیان کر آیا ہوں تقریر ختم ہونے کے بعد مبایعین چلے گئے اور وہ خواجہ صاحب کی تقریر پر آپس میں تنقید کرتے رہے۔ ادھر خواجہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ اس تقریر کے بعد مولوی محمد علی صاحب ان سے ملے چونکہ سخت رنج اور غصہ سے بھرے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہی مجھے قادیان کے خلاف کھڑا کیا اور اب خود ہی ہمیں ملامت کرنے لگے کہ خلافت کا کیوں انکار کیا۔ اور قادیان کو کیوں چھوڑا۔ اگر آپ میرے اس فعل سے ایسے ہی بیزار ہیں تو میں احمدیہ بلڈنگ چھوڑ کر جہاں مناسب سمجھوں گا چلا جاؤں گا۔ اس پر خواجہ صاحب نے انکی دلجوئی کی۔ اور نتیجہ اس کا خواجہ صاحب کا وہ لیکچر تھا۔ جو سلسلہ احمدیہ کے اندرونی اختلافات کے اسباب کی شکل میں لاہور کے جلسہ سالانہ کے سٹیج پر سنایا گیا۔ اور اختلاف کی شکل کو مسئلہ خلافت کو چھوڑ کر نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کفر اسلام کی طرف موڑا۔ اور خواجہ صاحب نے اس کی بنیاد رکھی۔

بمبئی سے آتے ہوئے آگرہ کے قریب جب پہنچے تو خواجہ صاحب نے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب سے فرمایا کہ درحقیقت حضرت مسیح موعودؑ کی جانشینی اور خلافت کے حق دار تو آپ ہیں۔ آپ ہمارے ساتھ لاہور چلیں اور خلافت کا اعلان فرمائیں۔ اور ہم سب آپ کی بیعت کریں گے۔ جناب خان بہادر صاحب نے ہنس کر جواب دیا کہ خواجہ صاحب میں تو کبھی احمدی بھی نہیں میرا خلافت کا کیا حق ہے۔

اس کے چند ماہ بعد خواجہ صاحب ایام گرما میں پشاور تشریف لائے۔ اور شاہزادہ سلطان محمد ابراہیم صاحب سدوزئی کے مکان واقعہ کوچہ گل بادشاہ شہر پشاور میں نزول فرما ہوئے۔ جہاں ان دنوں غیر مبایعین کا مرکز تھا۔ وہاں ایک تہ خانہ بھی ہے دوپہر کے وقت اس تہ خانہ میں حضرت مولوی غلام حسن خاں صاحب جو صوبہ سرحد کے لئے خلیفۃ المسیح منتخب ہوئے تھے اور جناب خواجہ صاحب جو انگلستان کے خلیفۃ المسیح تھے باہم اختلاف کے بارے میں ایک دوسرے سے مخاطب ہوئے۔ اس وقت جماعت احمدیہ کا ایک فرد بھی وہاں ایک کونہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ جس کا یا تو ان کو خیال نہ آیا۔ یا اسکو اپنی جماعت سے الگ نہ سمجھا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا مولوی محمد علی صاحب نے ایک سال سے ایک غلط بات چھیڑ رکھی ہے۔ اور پھر وہی خلافت اور بیعت کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ اس مباحثہ میں ہم بالکل شکست خوردہ ہیں۔ ہاں مجھے ایک اور بحث سوجھی ہے جس کی بنیاد میں نے جہلم یا گجرات میں (مقام کے بارے میں راوی کو شک ہے) رکھی اور اسکو مفید پایا۔ اور وہ یہ ہے کہ غیر احمدیوں کو جمع کیا جائے اور کہا جائے کہ ہم لاہور والے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ اور انکے بعد مدعی نبوت کو کذاب اور دجال جانتے ہیں۔ مگر قادیان والے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یعنی انکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول کہتے ہیں۔ اور ان کے انکار کی وجہ سے سب دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ مگر ہم لاہور والے اسلام میں کسی فرقہ کے قائل نہیں۔ اور نہ آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس طرح احمدی اور غیر احمدی آپس میں الجھ پڑیں گے۔ اور غیر احمدیوں کو ہم سے ہمدردی پیدا ہو گی اور احمدیوں کو نفرت سے دیکھیں گے بلکہ دست و گریباں ہوں گے اور یہ بات خلافت کے انکار کی بحث سے جس سے پبلک کو کوئی دلچسپی نہیں زیادہ مفید ثابت ہو گی۔

جناب خواجہ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ہمارے سامنے ایک مشکل ہے کہ حضرت صاحب اپنے آپکو بار بار نبی اور رسول کہتے رہے بلکہ قرآن کی وہ آیات جو انبیاء اور رسل کیلئے قرآن میں وارد ہیں۔ وہ اپنی صداقت کے لئے پیش کرتے رہے جس سے صاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ اپنے آپکو بلحاظ نبوت گذشتہ رسولوں کے سے سمجھتے رہے اس کا کیا علاج ہے

حضرت مولوی صاحب نے جواب دیا کہ اس کا علاج یہ ہے کہ ہم آہستہ آہستہ جماعت کے ذہن میں یہ بات بٹھا دیں کہ حضرت صاحب ایک انسان تھے غلطی کر سکتے تھے انہوں نے ان آیات کے معنوں کو صحیح نہیں سمجھا۔ اس واسطے استدلال میں انکو غلطی لگی ورنہ دراصل یہ آیات انبیاء مستقل اور صاحب شریعت کے حق میں ہیں مگر یہ بات کو اس طریقہ سے پیش کیا جائے کہ جماعت کو ناگوار نہ گذرے۔

الحمد للہ حضرت مولوی غلام حسن خانصاحب نے ۱۹۴۰ء میں اپنے غلط خیالات سے رجوع فرما کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی اور وفات پا کر بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ ان واقعات سے احباب اندازہ لگائیں کہ اس اختلاف کی حقیقت کیا ہے جناب خواجہ صاحب اس وقت فوت شدہ ہیں اور ہماری بھی جلد یا بدیر باری آنیوالی ہے۔ زندوں یا مردوں پر جھوٹ یا افترا کرنا مومن کا کام نہیں۔ یہ واقعات میں نے اپنے الفاظ میں بیان کئے ہیں مگر ان کی حقیقت یہی ہے واللہ علےٰ ما نقول وکیل۔ خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی نزیل قادیان ساکن پشاور ۲۴ ہجری

نوٹ:۔ جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے ۳۰ اپریل کی رات کو دوران گفتگو میں مندرجہ بالا واقعہ خاکسار سے ذکر فرمایا۔ اس وقت بعض اور احباب بھی موجود تھے۔ واقعہ بیان فرمانے کے بعد میں نے جناب قاضی صاحب سے درخواست کی کہ جماعت کی آگاہی کے لئے اس واقعہ کو اخبار میں شائع کرنا چاہیئے۔ انہوں نے فرمایا بہت اچھا۔ دو دن بعد موصوف نے اوپر کی شہادت انہوں نے خاکسار سے لکھوائی۔ اور نیچے اپنے دستخط کر دیئے۔ خاکسار عبد اللہ الہ بادی مبلغ سلسلہ احمدیہ حال وارد قادیان

## بہت مفید سرمہ ہادو بہشتی اور

جناب ۔۔۔ خان صاحب تحصیل دار کلاچی سے لکھتے ہیں۔ کہ کئی سالوں سے ہم آپ کا موتی سرمہ استعمال کر رہے ہیں جو بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ اب ختم ہے۔ لہذا دو شیشی اور بذریعہ وی پی بھیج دیجئے؟ پبلک نے مان لیا ہے۔ کہ ضعفِ بصر۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجی۔ رتوندی۔ شبکوری۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ

**نور بلڈنگ قادیان**

منیجر نور اینڈ سنز ضلع گورداسپور پنجاب

## اٹھرا کی گولیاں

جن عورتوں کو اسقاط کا مرض ہو یا ان کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا پیدا ہو کر پیچش۔ سوکھا۔ سبز پیلے دست قے۔ بلی کا در۔ پیچش۔ نمونیہ بدن پر پھوڑے پھنسی یا خون کے دھبے وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہوں وہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا تجویز فرمودہ نسخہ اٹھرا کی گولیاں ہم سے منگوا کر استعمال کریں۔ جو مندرجہ بالا امراض کیلئے اکسیر ثابت ہو چکی ہیں قیمت مکمل خوراک گیارہ روپے فی تولہ ایک روپیہ چار آنے علاوہ محصولڈاک

**محمد عبد اللہ جان عطاء الرحمن دواخانہ محافظ صحت قادیان**

## درد گردہ

**علاج گردہ** گردہ اور مثانہ میں درد۔ پتھری اور پیشاب رک رک کر آنا۔ یا مثانہ میں پیپ۔ پیشاب کی ہر قسم کی مرض کیلئے از حد مفید ہے قیمت پانچ روپے

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان!

# اعلان

قادیان کے مختلف محلوں میں قابل فروخت قطعات اراضی موجود ہیں۔ جائداد کی خرید اور فروخت کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

خاکسار

چوہدری حاکم دین مختار سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان

## اردو تبلیغی لٹریچر

| | |
|---|---|
| پیارے رسول کی پیاری باتیں | ۱-۰-۰ |
| پیارے امام کی پیاری باتیں | ۱-۰-۰ |
| اسلامی اصول کی فلاسفی | ۰-۸-۰ |
| نماز مترجم بڑی سائز | ۰-۴-۰ |
| ہر انسان کو ایک پیغام | ۰-۴-۰ |
| اہل اسلام کسطرح ترقی کر سکتے ہیں | ۰-۲-۰ |
| دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ | ۰-۲-۰ |
| تمام جہان کو چیلنج مع ایک لاکھ روپیہ کے انعامات | ۰-۲-۰ |
| احمدیت کے متعلق پانچ سوالات | ۰-۲-۰ |
| مختلف تبلیغی رسالے | ۰-۴-۰ |
| ملفوظات امام زمان | ۱-۴-۰ |
| | ۵ |

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جاویگا ۲/۸/۰ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائیں گی

**عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن!**

# سب قسم کی آزادی کی ضرورت ہے!



بیماری سے آزادی تو بہت ہی ضروری ہے۔ تندرست نہ ہو۔ تو انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے۔ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ سادہ مقوی غذا ورزش اپنی اندرونی قوت کی حفاظت من کی طاقت وغیرہ سے اسکو حاصل کرو۔ اور اچانک ہونے والی امراض اور حادثات کی تکالیف سے بچنے کیواسطے امرت دھارا ہمیشہ پاس رکھو۔ یہ آپ کو بیماری کے پھندے سے آزاد کرانے میں کامیاب ہو گی۔ امرت دھارا اکثر ہر جگہ مل جاتی ہے۔ مگر احتیاط رکھو۔ کہ امرت دھارا کے بدلے کوئی نقل نہ خرید لو۔ نقلیں کسی وقت دھوکہ دے کر مایوس کریں گی۔ امرت دھارا ہمیشہ پاس رکھو نقلوں سے بچو!۔ امرت دھارا کی قیمت اس طرح ہے۔ سالم دو روپیہ آٹھ آنہ ۲/۸/۰ نصف سوا روپیہ ۱/۴/۰ نمونہ ۰/۸/۰ آٹھ آنے۔ اس کے دو درجن اور مرکبات بھی تیار ہیں۔ تین پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر فہرست ادویہ مفت منگوا سکتے ہیں۔ دوائی وی پی منگوانے سے ۱۳ خرچ ڈاک لگ جاتا ہے چاہے دوائی آٹھ آنے کی ہو یا آٹھ روپے کی۔ زیادہ دوائی منگوانے میں فائدہ ہے:-

**خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا۔ لاہور**

**المشتہر منیجر امرت دھارا فارمیسی لمیٹڈ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور**

## حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصل سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:-

**دواخانہ خدمت خلق قادیان**

# "کیا کرنا چاہیئے"

—— گاندھی جی



"اس کا سبب خواہ کچھ بھی ہو لیکن واقعہ یہ ہے کہ اگر حکومت اور عوام اس نازک غذائی صورت حال کا مقابلہ جرأت اور سکون کے ساتھ نہیں کرتے تو تباہی یقینی ہے۔ ہم کو اس بیرونی حکومت کے خلاف اس محاذ کے سوا تمام محاذوں پر جنگ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس محاذ پر بھی لڑنا چاہیئے بشرطیکہ وہ مدلل اور معقول رائے عامہ کے خلاف حقارت یا لاپرواہی کا رویہ اختیار کرے۔"

۱۷ر فروری کا بیان

## ہمارا عہد اور ہماری اپیل

اُن لوگوں سے جو کمی کے علاقہ میں رہتے ہیں ہم پوری امداد کا عہد کرتے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع و وسائل کو اکٹھا کر لیا گیا ہے۔ اور اُن کو امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ غذا کی کمی میں مساویانہ حصہ رسدی کا خیال رکھا جائے گا اور پورے ملک میں یکساں تقسیم ہوگی۔ راشننگ کو وسعت دیدی گئی ہے تاکہ ہر متنفس اپنا صحیح حصہ پا سکے۔ قیمتوں کے کنٹرول کو سختی سے برقرار رکھا جائیگا۔ اس لئے آپ بھی پُرسکون رہیئے اور اعتماد کیجئے۔ ضرورت سے زیادہ ذخیرہ کیجئے نفع بازوں سے کوئی سروکار نہ رکھیئے۔

اُن لوگوں سے جو فاضل پیداوار کے علاقوں میں رہتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ وہ پوری پوری طرح مدد کریں۔ اگر آپ اپنا فاضل غلہ دینے کیلئے کہا جائے تو بھی آپ کے پاس آپ کی ضرورتوں سے بہت زیادہ بچ رہے گا۔ اگر آپ کے شہر میں راشننگ جاری کر دیا جائے یا راشن میں کمی کر دی جائے تو یہ یاد رکھیئے کہ ایسا قدم صرف آپ کے ہموطنوں کی مدد کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اس کے باوجود بھی آپ کے پاس کافی اناج بچ رہے گا۔ چھوٹی سے چھوٹی مقدار میں ذخیرہ نہ کیجئے حکومت کے ذمہ داروں سے تعاون کیجئے۔

### تاجروں اور کاشتکاروں کو پیغام

آپ سے جس قدر اناج ممکن ہو سکے نکال دیجئے۔ اناج کی مقدار کا ہر مَن جو ذخیرہ کیا جائے اپنے بہت سے ہموطنوں کی موت کا سبب ہو سکتا ہے۔ صرف کنٹرول کی قیمتوں پر فروخت کیجئے جو آپ کے اور خریدار کے دونوں کے لئے مناسب ہیں۔ دوسروں کی مصیبت کے سہارے دولت کمانا ایک لعنت ہے۔

حکومت اور عوام نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ منافع بازوں اور چوربازیوں کو ہر ممکن طاقت سے جو انہیں حاصل ہے کچل ڈالیں گے چوربازار سے گریز کیجئے۔ یہ کام مجرمانہ ہے۔



فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**شملہ ۱۳ مئی۔** وزارتی مشن کے حلقوں میں اس امر پر زور دیا جا رہا ہے کہ جس کام کے لئے مشن آیا تھا وہ ختم نہیں ہوا۔ البتہ ایک دور ختم ہوا ہے۔ وزارتی مشن اب دہلی جا رہا ہے وہاں سے اپنے اگلے قدم کا اعلان کرے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مشن اپنی سکیم کا فیصلہ کر چکا ہے۔ وہ ہندوستان کا ڈیڈ لاک دور کئے بغیر واپس نہیں جائے گا۔

**شملہ ۱۳ مئی۔** آج پنڈت نہرو مسٹر محمد علی جناح اور گاندھی جی نے وزارتی مشن سے ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں سے وزارتی مشن کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ لیڈروں کو اپنی اس سکیم کے اہم نکات سے آگاہ کر دے جو غالباً دہلی سے جمعہ کے دن شائع کی جائے گی۔

**شملہ ۱۳ مئی۔** معلوم ہوا ہے کہ عارضی حکومت کا قیام وائسرائے کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ برطانوی وزراء کا اعلان محض سفارشوں کی صورت میں ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ مئی کے آخر تک عارضی حکومت کا اعلان کر دیا جائے گا۔

**کلکتہ ۱۳ مئی۔** ایک قریب کے علاقہ میں ایک لڑکا سانپ کے کاٹنے سے مر گیا تھا۔ اس کی نعش چند بھیڑیوں نے قبر سے نکال کر کھا لی جس کے نتیجہ میں آٹھ بھیڑیے زہر کے اثر کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

**امرتسر ۱۳ مئی۔** معلوم ہوا ہے کہ کلاتھ کنٹرول آرڈر کے مستقبل قریب میں منسوخ ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ البتہ پنجاب کا کوٹہ بڑھا دیا گیا ہے۔

**شملہ ۱۳ مئی۔** کانگرس نے ہندوستان بھر کی کانگرسی والنٹیر کور کی کمان میجر جنرل شاہنواز کے سپرد کر دی ہے۔

**لاہور ۱۳ مئی۔** لاہور ریلوے سٹیشن پر ایک ٹرین سے ایک نوجوان مسلمان کی نعش ملی ہے جس کے متعلق یقین کیا جاتا ہے کہ ریل کے ڈبہ میں گرمی کی شدت کی وجہ سے موت واقع ہوئی۔

**لنڈن ۱۳ مئی۔** آج ہاؤس آف کامنز میں وزیر اعظم سے دریافت کیا گیا کہ شملہ کانفرنس کی ناکامی اور گورنمنٹ کے آئندہ ارادوں کے متعلق ہاؤس کو مطلع کیا جائے۔ لیکن وزیر اعظم نے جواب میں کہا کہ وزارتی مشن اور وائسرائے نے جو اعلان جاری کیا ہے اس میں میں کوئی اضافہ کرنا نہیں چاہتا۔

**شملہ ۱۳ مئی۔** مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج شام دو گھنٹے جاری رہا۔ اور پھر غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا۔ اجلاس میں آسام مسلم لیگ کی اس رپورٹ پر بھی غور کیا گیا کہ صوبہ کی کانگرسی حکومت مسلمانوں کو زمینوں سے بے دخل کر کے انہیں شدید مصائب میں مبتلا کر رہی ہے۔

**شملہ ۱۳ مئی۔** مسلم لیگ کے اکابرین نے پریس اور عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ قیاس آرائیوں سے احتراز کریں۔ گو مسلم عوام کو کانفرنس کی روئداد معلوم کرنے کا اشتیاق ہے۔ لیکن چونکہ وزارتی مشن نے خود ایک اعلان جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے سر دست کچھ کہنا مناسب نہیں ہے۔

**لنڈن ۱۳ مئی۔** اتحادی کنٹرول کونسل نے ایک نئے قانون کے ذریعہ ان جرمنوں کو جو پر جوش نازی نہیں تھے سائنس کی ریسرچ کی اجازت دیدی ہے۔ چنانچہ اب تین مشہور جرمن سائنسدانوں نے اٹامک طاقت کی مزید تحقیقات شروع کر دی ہے۔ ان میں ایک ایٹم بم کا اصول دریافت کرنے والا بھی ہے۔

**لنڈن ۱۳ مئی۔** لیبر پارٹی کے صدر پروفیسر ہیرلڈ لاسکی نے ایک بیان میں کہا کہ جو لوگ اور ہندوستان کے متعلق ہماری پالیسی پر نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ اگر ہم اب بھی پرانی ہوائی سیاست پر اڑے رہیں تو ہم تیسری عالمگیر جنگ کو دعوت دینے والے ہوں گے۔ آپ نے مزید کہا کہ جب تک ایٹم بم کا راز متحدہ اقوام کی انجمن کی بجائے امریکہ کے پاس رہیگا۔ اس وقت تک بین الاقوامی کشیدگی کا زہر قوموں میں ضرور سرایت کرتا رہے گا۔ جہاں تک لیبر پارٹی کا تعلق ہے ہم سولہ آنے سویٹ روس کے حامی ہیں۔

**شملہ ۱۳ مئی۔** شملہ کانفرنس کی ناکامی سے شملہ میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ صبح سے لیڈروں کی حفاظت کیلئے انکے کیمپوں کے باہر پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔

**شملہ ۱۳ مئی۔** شملہ میں تین پارٹیوں کی جو کانفرنس منعقد ہو رہی تھی۔ وہ کل شام بے نتیجہ ختم ہو گئی ہے۔ کانفرنس کا آخری اجلاس کل شام کے چھ بجے شروع ہو کر پونے سات بجے ختم ہوا۔

اس سلسلے میں دو سرکاری اعلان جاری کئے گئے ہیں۔ ایک تین پارٹیوں کی کانفرنس کی طرف سے اور دوسرا برطانوی مشن اور وائسرائے کی طرف سے۔ ان اعلانوں میں اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ کانفرنس کے بے نتیجہ ہونے کی ذمہ داری کسی پارٹی پر عائد نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ دونوں پارٹیوں نے سمجھوتہ کی پوری پوری کوشش کی ہے۔

**لاہور ۱۳ مئی۔** سونے کا نرخ اور بڑھ گیا ہے۔ آج کے نرخ حسب ذیل ہیں:۔

لاہور۔ سونا ۱۰۷/۸ چاندی ۱۸۲/-

پونڈ ۶۹/۸

امرتسر:۔ سونا ۱۱۰/۱۳/-

**راولپنڈی ۱۳ مئی۔** گوجرانوالہ اور کامونکی ریلوے سٹیشنوں کے درمیان بمبئی ایکسپریس میں ایک یورپین عورت کو قتل اور دوسری کو شدید مجروح کر دیا گیا۔ حملہ آور تین سکھ بیان کئے جاتے ہیں۔

**اسکندریہ ۱۳ مئی۔** سابق شہنشاہ اٹلی ملکہ سمیت کل اسکندریہ پہنچ گئے۔ گرمیوں کا موسم آپ یہیں گذاریں گے۔

**لاہور ۱۳ مئی۔** آج ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ نے اس اپیل کا فیصلہ سنا دیا جو گوڑگانواں کے علاقہ میں بقرعید کے موقع پر ہندو جاٹوں کا مسلمان گوجروں پر حملہ کرنے کے مقدمہ کے سلسلے میں ملزموں نے دائر کی تھی۔ عدالت ماتحت نے ۶۹ ہندو ملزموں میں سے ۱۸ کو عمر قید کی سزا دی تھی۔ ہائیکورٹ نے ان سب کو بری کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ اس فساد میں دو مسلمان ہلاک اور بے شمار زخمی ہوئے تھے۔